پروفیسر ریاض حسین

نپولین بونا پارٹ کا خط سلطان ٹیپو کے نام

انڈیا آفس لائبریری لندن میں سلطان ٹیپو کے نام نپولین بونا پارٹ کا قاہرہ سے فرانسیسی زبان میں لکھا ہوا اصل خط کیپٹن ولسن کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ موجود ہے۔ یہ خط شریف مکہ کے توسط سے بھیجا گیا تھا جسے شریف مکہ نے برٹش انٹیلی جنس کے حوالے کر دیا تھا۔ چنانچہ یہ مکتوب الیہ تک نہیں پہنچ پایا۔

خط کا انداز دوستانہ مگر لہجہ مربیانہ ہے۔ خط کے مندرجات سے انقلابِ فرانس کے آزادی، بھائی چارہ اور مساوات کے نظریات کا اظہار ہوتا ہے۔ سلطان ٹیپو کی دوسرے فرانسیسیوں سے مراسلت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان نظریات کا اثر کسی حد تک اُس کے مزاج پر بھی پڑا تھا۔ نپولین کے خط کے بین السطور سے معلوم ہوتا ہے کہ قبل ازیں کچھ مراسلت یا پیغام رسانی دونوں لیڈروں کے درمیان ہوئی تھی لیکن یہ خطوط یا تحریری پیغام ابھی تک دریافت نہیں ہوئے۔ میرا گمان ہے کہ Sorbonne University Paris کے Archives میں تلاش کرنے سے ان کا سراغ مل سکتا ہے۔

نپولین کے خط کا سب سے اہم حصہ وہ ہے جس میں ہندوستان سے انگریزی اقتدار کو ختم کرنے کے مصمم ارادے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ذیل میں نپولین کے خط کا اُردو ترجمہ دیا جاتا ہے۔

قاہرہ

آزادیٔ فرانس، آزادی، مساوات!

ہیڈ کوارٹر قاہرہ (7th Pulvoise) جمہوریہ فرانس اکائی اور ناقابلِ تقسیم کا ساتواں سال

منجانب بونا پارٹ ممبر قومی کنونشن، جنرل انچیف ایں جانب سلطانِ معظم، ہمارے عظیم دوست ٹیپو صاحب!

آپ کو اس سے پہلے اطلاع مل چکی ہے کہ مَیں بے شمار اور ناقابلِ شکست افواج لے کر جو آپ کو انگلستان کے فولادی شکنجے سے آزاد کرانے کے جذبے سے سرشار ہیں، بحیرۂ احمر کے ساحلوں تک آن پہنچا ہوں۔ مَیں بڑے شوق سے اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری خواہش ہے کہ براستہ مسقط اور مخہ (Mocha یمن کی بندرگاہ) آپ مجھے اپنے سیاسی حالات سے مطلع کریں۔ بلکہ میری خواہش یہ بھی ہے کہ کسی سمجھ دار آدمی کو، جو آپ کا معتمد ہو، سویز یا قاہرہ روانہ کریں تاکہ مَیں اس سے مشورہ کرسکوں۔ خدائے عظیم آپ کے دشمنوں کو نیست و نابود کرے۔

دستخط:

بونا پارٹ

یہ معلوم نہیں کہ اس سے قبل اگر کوئی خط یا خطوط لکھے گئے تھے تو وہ کس ذریعہ سے روانہ کیے گئے تھے۔ لیکن یہ خط شریف مکہ کے توسط سے ارسال کیا گیا۔ ٹیپو کے نام خط کے ساتھ شریف مکہ کے لیے ایک خط بھی منسلک ہے جس میں گزارش کی گئی ہے کہ ''ایک خط ہمارے دوست ٹیپو سلطان کے نام بھیج رہا ہوں۔ اسے ان کی سلطنت میں ارسال کر کے مجھے ممنون فرمائیں۔''

شریف مکہ کے نام نپولین کے خط کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

قاہرہ

آزادیٔ فرانس، آزادی، مساوات!

منجانب بونا پارٹ ممبر نیشنل کنونشن، جنرل انچیف

ایں جانب شریف مکہ!

جہاز کے ناخدا سے آپ کو پوری معلومات مل جائیں گی کہ قاہرہ، سویز اور ان کے درمیانی علاقے میں ہر طرح پورا سکون ہے اور تمام آبادی پورے اطمینان سے رہ رہی ہے۔ اب ملک میں ایک بھی مملوک ظالم کا وجود نہیں۔ یہاں کے باشندے بلاخوف وخطر پارچہ بافی، کاشتکاری اور دوسرے کام کاج میں حسبِ سابق مصروف ہیں اور بفضلِ خدا ان کاموں میں روز افزوں ترقی ہوگی اور مالِ تجارت پر محصولات اور ٹیکس کم کر دیے جائیں گے۔ سامانِ تجارت پر محصولات اب اسی سطح پر آ گئے ہیں جس سطح پر وہ مملوکوں کی طرف سے عائد کردہ اضافے سے پہلے تھے۔ تاجروں کو ہر طرح کی سہولت اور مدد فراہم کر دی گئی ہے۔ قاہرہ اور سویز کے درمیان سڑک سفر کے لیے کھلی اور محفوظ ہے۔ اس لیے آپ اپنے ملک کے تاجروں کو یقین دلائیے کہ وہ اپنا مال سویز لائیں اور بلاخوف وتردّد فروخت کریں۔ اس کے بدلے میں یہاں سے جو سامان وہ خریدنا چاہیں، خرید سکتے ہیں۔

اب مَیں آپ کو ایک خط ہمارے دوست ٹیپو سلطان کے نام بھیج رہا ہوں، اسے ان کی سلطنت میں ارسال کر کے مجھے ممنون فرمائیں۔

دستخط:

بونا پارٹ

قدرت کو انگریزوں کا اقتدار منظور تھا۔ انگریزوں کی قسمت کا ستارہ عروج پر تھا اس لیے اُن کی تمام چالیں کامیاب ہو رہی تھیں۔ نپولین بری فوج کے ساتھ درۂ خیبر کے راستے ہندوستان میں داخل ہونا چاہتا تھا۔

فرانسیسی بحریہ نے بمبئی، مدراس اور کلکتہ کی بندرگاہوں پر حملہ آور ہو کر بحیرۂ ہند میں برٹش نیوی کو تباہ کرنا تھا۔ اِس مقصد کے لیے سلطنتِ میسور کی بندرگاہ منگلور میں ماریشیس (جزیرہ فرانس) سے آئے ہوئے نیول انجینئرز اور ٹیکنیشنز کا ایک گروپ فرانسیسی بحریہ کو ٹیکنیکل خدمات مہیا کرنے کے لیے موجود تھا۔

کوئی حملہ آور فوج غذائی اجناس، دستکاروں جو فوجی گاڑیوں اور آلات کی مرمت کا کام کرتے ہیں، مزدوروں جو جنگل کاٹ کر سڑکیں بناتے اور فوج کو ایندھن فراہم کرنے کا کام سرانجام دیتے ہیں اور بار برداری کرتے ہیں کے بغیر ایک کلومیٹر بھی آگے نہیں بڑھ سکتی۔ استنبول سے درہ خیبر تک کا علاقہ اس سلسلے میں بڑی جنگی اہمیت رکھتا ہے۔ سکندر یونانی کے قبل از مسیح کے زمانے سے حملہ آور افواجِ مصر، ترکی، عراق اور ایران کی وسیع زمینوں سے خوراک، ایندھن، مزدور اور کرائے کے سپاہی لے کر ہی ہندوستان پر حملہ آور ہوتے رہے ہیں۔ انگریزوں کو اس حقیقت کا ادراک تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے خلیفہ ترکی سلطان سلیم، شریف مکہ اور عرب شیوخ کو ہندوستان کے خزانے سے خطیر مالی رقوم ارسال کیں۔ اُن کے اقتدار کو مضبوط کرنے کے لیے بھرپور سیاسی امداد کا یقین دلایا۔ انہیں بتایا گیا کہ نپولین انہیں اقتدار سے محروم کر کے تمام اعزازات چھین لے گا اور اُن کے ملکوں میں مساوات پر مبنی عوامی حکومتیں قائم کرے گا۔ فرانسیسی کسی خدا کو نہیں مانتے۔ وہ ایک دہریہ قوم ہیں اور جہاں جاتے ہیں، اشرافیہ کو اقتدار اور اعزازات سے محروم کر کے مذہب پر پابندی لگا دیتے ہیں۔ نپولین کی فتح کا مطلب اسلام اور مسلمانوں کا خاتمہ ہوگا۔ اس پراپیگنڈہ کے زیرِ اثر استنبول سے خیبر تک حکمرانوں اور عوام میں فرانسیسیوں کے خلاف سخت اشتعال پایا جاتا تھا۔ انگریزوں نے انہیں بھرپور فوجی امداد کی یقین دہانی کرائی تھی۔ اور سارے علاقے میں جہاد جہاد کے نعرے لگ رہے تھے۔ مکہ سے فتویٰ اور عالمِ اسلام کے سربراہ خلیفہ ترکی کی جانب سے فرمان جاری کیا گیا تھا کہ فرانسیسی منکر خدا اور دہریہ قوم ہیں اور ان کے خلاف لڑنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔

یہ صورتِ حال پیدا کر کے انگریزوں نے اپنے تئیں یقینی بنا لیا تھا کہ نپولین کی فوج کا

ایک سپاہی بھی خیبر پار کر کے زندہ سلامت اٹک پہنچنے نہ پائے۔

خلیفہ ترکی سلطان سلیم کا ایک طویل مراسلہ بھی انڈیا آفس لائبریری میں محفوظ ہے۔ اس خط کی ایک کاپی برٹش انٹیلی جنس نے خود سلطان تک پہنچانے کا اہتمام کیا تھا۔ خط میں زوردار الفاظ میں سلطان کو خلیفہِ دُنیائے اسلام کی طرف سے تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ نپولین کے ساتھ اتحاد نہ کرے اور انگریزوں کا باجگزار بن کر رہے، یہی طرزِ عمل اختیار کرنے میں اُس کی سلامتی اور بھلائی ہے۔

سلطان سلیم کے خط سے اُس زمانے میں مشرقِ وسطیٰ کی سیاسی صورتِ حال معلوم ہوتی ہے، اس لیے تاریخی طور پر یہ ایک اہم دستاویز ہے۔ یہ خط بہت طویل ہے۔ اس کے اہم اقتباسات کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ سلطان سلیم نے لکھا:

''فرانسیسی اسلام کے بدترین دشمن اور انگریز بہترین دوست ہیں۔

''نپولین کی مصر میں آمد بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی اور علاقے کے حکمرانوں اور سرداروں کے مفاد اور سب سے بڑھ کر اسلام کے خلاف بدترین اقدام ہے کیونکہ صوبہ مصر، مکہ مکرمہ مسلمانوں کے قبلہ اور مدینہ منورہ کے قریب ہونے کی بنا پر ہمارے لیے عزت وتکریم کا علاقہ ہے۔

''نپولین کا مقصد علاقے کے حکمرانوں کو معزول کرنا اور آزاد عوامی ریاستیں قائم کر کے اُمتِ مسلمہ کو تباہ و برباد کرنا ہے۔ فرانسیسیوں کا مزید پلان یہ ہے کہ سرزمینِ عرب کو چھوٹی چھوٹی ریاستیں میں منقسم کر کے وہاں جمہوری حکومتیں قائم کر دی جائیں۔ مسلمان اقوام، مسلمان ممالک اور خود مذہب اسلام پر حملے کیے جائیں اور اس طرح بتدریج روئے زمین سے مسلمانوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔

''ہمیں معلوم ہوا ہے کہ بعض خفیہ سازشیوں کے نتیجے میں جو فرانسیسی اپنی خصلت کے مطابق ہندوستان میں کرتے رہے ہیں تا کہ انگریزوں کی پُر امن بستیوں اور صوبوں میں تباہ کُن فساد برپا ہوتا رہے۔ حضورِ والا اور فرانسیسیوں کے درمیان پختہ اتحاد قائم ہونے اور فرانسیسی

فوج کا ایک دستہ مصر کے راستے آپ کے پاس پہنچنے کی خبریں مل رہی ہیں۔ ہمیں یقینِ کامل ہے کہ فرانسیسی پلان کا اصل ہدف آپ جیسے فہم و دانش رکھنے والے حکمران سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا اور یہ کہ آپ کی طرف سے فرانسیسیوں کی دغابازی کا کماحقہٗ سدِ باب کیا جائے گا۔

''یہ کوئی راز نہیں کہ تمام فرقوں اور مذاہب کو ختم کرنے کے لیے فرانسیسیوں نے آزادی، بھائی چارہ اور مساوات کے نام پر ایک نیا نظریہ ایجاد کیا ہے۔ خود فرانسیسی قوم منکر خدا اور دہریہ ہے۔ اس بات میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ سلطنت عثمانیہ کے خلاف ان کی موجودہ کوششیں اور ان کے مذموم عزائم (جن کے پیچھے مشرق کی دولت لوٹنے کی ہوس ہے)۔ یہ ہیں کہ اسلامی سلطنت کو فتح کر کے اِس پر قبضہ جمائیں (خدا سے دعا ہے کہ اِن کے یہ عزائم کبھی پورے نہ ہوں) اور تمام مسلمان آبادی کو یہاں سے نکال باہر کریں۔ انگریزوں کو تنگ کرنے کے بہانے وہ دراصل ہندوستان میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور پھر وہ کچھ کرنا چاہتے ہیں جو حقیقت میں ان کے دل میں ہے۔ ہر جگہ، جہاں بھی انہیں قدم جمانے کا موقع ملا، انہوں نے وہاں یہی کچھ کیا ہے۔

''یہ ہماری خاص درخواست ہے کہ حضور والا از راہِ کرم انگریزوں کے خلاف کسی کارروائی میں شامل ہونے سے باز رہیں اور فرانسیسیوں کی کسی بات پر کان نہ دھریں۔ اگر آپ کو انگریزوں سے کسی مضمون کی شکایت ہے تو ہمیں مطلع فرمائیں اور یقین رکھیں کہ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے کہ افہام و تفہیم سے مسئلہ حل ہو جائے۔ ہماری خواہش ہے کہ آپ کے فرانسیسیوں کے ساتھ جس تعلق کا ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے، آپ فرانسیسیوں کو چھوڑ کر ایسا ہی تعلق برطانیہ عظمیٰ سے جوڑیں گے۔''

اگر ٹیپو، نپولین اتحاد کامیاب ہو جاتا اور نپولین درہ خیبر پار کر کے ہندوستان میں وارد ہو جاتا تو سلطان سلیم کے خدشات پورے ہوتے یا نہیں یہ ایک لاحاصل بحث ہے، کیونکہ انگریزوں نے ٹیپو اور نپولین کو یکے بعد دیگرے قتل کر دیا۔ اور پورے مشرقِ وسطیٰ اور ہندوستان پر تسلط کا راستہ ہموار کر لیا۔